# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ مع محصول ۔ے

نمبر ۱۹ – جلد ۷ — لودیانہ ۸ مئی سنہ ۱۸۷۹ع — قیمت فی پرچہ ۲ پائی


## خیال

من تصنیف مسٹر جیمس مدریل متخلص گل مقام روڑکی

کوئی رہا نہ رہیگا یار وہیاں کسی کو نہیں قیام۔
ازل سے ہیگا رہے تا ابد خدا و مسیح کا نام
لاکھوں آئے چلے گئے اور لاکھوں آتے جاتے ہیں۔
نہ لائے تھے سنگ یہاں کچھ اور نہ کچھ لیجاتے ہیں
آتے ہیں جب یہاں تو دیکھو سارے ہنسنے گاتے ہیں۔
جب جاتے ہیں تو پھر بہتوں کو رولاتے ہیں
آنا جانا لگا ہوا ہے سدا سے یہہ مشہور عام
ازل سے ہیگا رہے تا ابد خدا و مسیح کا نام
جانا ہے جاناں کے گھر یہہ خوب طرح جانا ہمنے
جان جائیگی چھوڑ اس تن کو یہہ سچ مانا ہمنے
مرجانا کہتے ہیں جسکو یہہ ہی امر جانا ہمنے۔
امر کہیں ہیں وہ ہر بس مسیح پہچانا ہمنے
جو مرتے ہیں اس جینے پر انکا عبث ہے خیال خام
ازل سے ہیگا رہے تا ابد خدا و مسیح کا نام
عالم فاضل حکیم و عاقل، او رند لوگرا و رہے۔
رہے بادشاہ یہاں پر اور نہ راجا اور ہے
رہو سدا تیار نہ مطلق کچھ بھی یہاں الجھا ؤ رہے۔
نت چلنے کا اس اصلی گھر کے لگو چاو رہے
یہہ دنیا ہے سرائے فانی اسے نہ سمجھو جائے مقام
ازل سے ہیگا رہے تا ابد خدا او مسیح کا نام
عالم ہے ایک باغ کہ جسکا خدا باپ ہیگا مالی۔
شجر مسیح ہے کہ جسکی سارے مسیحی ہیں ڈالی
جو ڈال پھلدار ہیں انکی سدا وہ کرتا رکھوالی۔
کاٹ ڈالتا و لیکن اُن کو جو ہیں بے پھل ڈالی
سنبھل کے رہنا چمن میں اے گل تجھے یہاں ہیں خار الم
ازل سے ہیگا رہے تا ابد مسیح او خدا کا نام

میں جنکو پیار کرتا ہوں ملامت او تنبیہ کرتا ہوں اسواسطے سرگرم ہو اور توبہ کر – دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آونگا اور اسکے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا +


## نور افشاں


## مہم کابل

آجکل ہندوستانی لوگوں کے کان محض مہم کابل کی خبروں کی طرف لگے ہوئے ہیں اور عموماً ایک دوسرے سے یہی سوال پوچھتے ہیں کہ کہو جی کابل کا کیا حال ہے۔ اس سوال کے جواب میں جب کوئی یہہ کہتا ہے کہ لشکر سرکار انگریزی ابھی کابل تک نہیں پہونچا بلکہ تینوں مختلف جگہہ میں اپنے اپنے سپہ سالاروں کے ماتحت فروکش ہے نہ آگے بڑھتا ہے اور نہ پیچھے ہٹتا ہے تو اس جواب سے سایل کی پوری تسکین نہیں ہوتی کیونکہ لشکر کے ایک ہی جگہہ میں مقیم رہنے اور آگے نہ بڑھنے کی ٹھیک ٹھیک وجہ ظاہر نہیں ہوتی +

آگے تو شاید یہہ خیال ہو سکتا تھا کہ برف باری کے باعث کابل کے راستہ بند تھے اور اسیواسطے لشکر کا گذر

دشوار مگر اب اپریل گذر کر مئی مہینہ کے شروع ہونے سے وہ خیال بھی جاتا رہا کیونکہ اگر راستے ضرور بند تھے تو اب بہر حال کھل گئے ہونگے حالانکہ کابل پر دھاوا کرنے کی مطلق خبر نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ تامل کی وجہ یہہ بھی نہ تھی۔ اب عرصہ سے یہہ شہرت گرم ہے کہ امیر یعقوبخان اپنا ایلچی بھیجکر سرکار انگریزی کی پناہ مانگنے کو تیار ہے اور اکثر فیمابین صلح صفائی کے پیغامات آتے جاتے ہیں مگر نتیجہ اسکا بھی کچھ نہ نکلا ابتک اسکی جانب سے نہ کوئی ایلچی آیا اور نہ صفائی کا فیصلہ ہوا بلکہ بعض بعض تجربہ کار انتظار کی راہ سے صاف معلوم دیگیا کہ یعقوب خان حسب دستور اپنی قوم کے سرکار انگریزی کو باتوں میں لگانا مانگتا ہے اور اندر ہی اندر آپ جو کچھ بن پڑے اس سرکار کی مخالفت میں تیار ہے پھر معلوم نہیں کہ ہمارے لشکر کے ایک ہی جگہہ رُکے رہنے کی وجہ کیا ہے۔ پھر کونگنیری کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے بمقام لاہور طلب فرما کر کچھ مخفی ہدایت کے ساتھ واپس کر دیا اور یہہ بھی مشہور ہوا کہ میجر ممدوح بطور سفیر سرکار انگریزی کابل جانیکی تیاری کر رہے ہیں تاکہ صلح یا جنگ کا جھٹ فیصلہ ہو مگر ابتک وہ تشریف لیگئے یا نہیں یہہ بھی اخفا میں ہے۔ جلال آباد سے فوج کے آگے بڑھنے پر کسی کسی کو خیال ہو گیا تھا کہ اب مہم کابل کا انجام ہوا چاہتا ہے مگر جب یہہ معلوم ہوا کہ ہوم گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر فوج کو ایک قدم بھی کابل کیطرف بڑھنے کی اجازت نہیں اور یہہ بڑھنا محض ایک وجہ سے مستعد رہنیکی ضرورت اور بمقام گندمک کا جہاں اب ڈیرا ہے بلحاظ صحت بخش آب و ہوا جلال آباد پر فوقیت رکھنے کی وجہ سے ہے تو پھر اس سے بھی کابل پر فوج کشی کا ابھی اطمینان نہ ہوا +

بعض دور اندیش ہندوستانی یہہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہادر حکام اس سوچ میں ہیں کہ اگر یعقوب خان راہ راستی پر نہ آیا تو سرکار انگریزی کو کابل پر فوج کشی ضرور کرنی پڑیگی اور جہاں انگریزی جھنڈہ کابل پر نظر پڑا تو وہ بہر حال اپنے باپ کی طرح دم دبا کر بلخ یا ہرات کی راہ لیگا پھر انگریز اور انگریزی فوج وہاں بیٹھ کر کب تک ہندوستان کی بھیجی ہوئی رسد پر گذارہ کریگی کیونکہ کابل سے رسد کا بہم پہونچنا دشوار ہے اور جب کابل سر کرنے کے بعد ہندوستان میں واپس آئینگے تو وہ ملک کسکی ذمہ واری پر چھوڑ آئینگے کیونکہ صاحبان ولایت کی رائے کے بموجب کابل کی شمولیت برٹش انڈیا سے نامناسب متصور ہوتی ہے اگر یہہ صحیح ہے تو ساتھ ہی اسکے بعض کا یہہ رائے بھی صحیح سمجھنا چاہئے کہ لشکر سرکار انگریزی فی الواقع بہت بڑھ گیا ہے اور جب ایکدفعہ بڑھ گیا تو اس نکتہ رس گورنمنٹ کو اس بڑھنیکی حالت پر خوب غور سے دیکھنا چاہئے کیونکہ ایسی سلطنت کا آگے بڑھنا اور پھر پیچھے دیکھنا تو ہونیکے دلوں میں ایک عجیب اثر پیدا کئے بغیر نہیں رہیگا۔ اب ہمارا لشکر کابل سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے جس سے یعقوب خان کے دل میں ایک خوفناک تردد پیدا ہو گیا ہے موجب دیر اچھی نہیں کیونکہ اس دیر کے نقصانات چنداں تشریح طلب نہیں کیا عجب ہے کہ اسی کشمکش کی وجہ سے افریدی لوگ جو پہلے چپ چاپ تھے اب سر اُٹھانے لگ گئے اور علی مسجد اور ڈھاکہ کے مقامات پر سلسلہ تار برقی کے توڑنے سے خاص تکلیفات کا موجب بنے اور اُنکی سرکوبی کیلئے ہماری گورنمنٹ کو ایک نیا انتظام کرنا پڑا۔ غرض لوگوں کے ایسے ایسے خیالات ہیں اور ایسے سوالات کے پوچھنے والوں کی تسکین کے لئے اگر فارن افس اپنی طرف سے ایک تسکین بخش جواب مشتہر کرادے تو کیا بیجا ہوگا +

---

# صلح کے آثار

ہفتہ حال کی دو چار تار برقیوں اور چند مختلف خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یعقوبخان انگریزوں کے ساتھ کچھ صلح کی بات چیت کرنیکے واسطے مقام گندمک میں حکام انگریزی کے پاس آنیوالا ہے۔ چنانچہ بعض خبروں سے تو ہمکو یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یعقوب خان کابل سے روانہ ہو گیا ہے اور مقام گندمک میں ۹ مئی کو جمعہ کے روز آجائیگا اور وہاں پر جو کچھ صلح کے واسطے کرنا ہوگا کیا جائیگا۔ اگر یہہ خبریں سچ ہوں تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ امیر کابل اب خود بخود ہماری سرکار کی اطاعت قبول کرنے کے واسطے اپنی دار السلطنت سے آتا ہے اور خود انگریز صلح کا خواہش مند ہوتا ہے +

یہہ سب کچھ تو ہوا اور جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی ہوگا مگر ہمکو اور بعض ہمارے ہمعصروں کو ابھی تک یہہ بات نہیں معلوم ہوئی ہے کہ کابل کے فتح کرنے سے ہماری گورنمنٹ کے کیا ہاتھ آئیگا کیونکہ یہہ تو ممکن نہیں ہے کہ انگریزی سلطنت افغانستان میں ہو اور نہ یہہ خواہش انگریزونکی معلوم ہوتی ہے کہ ہم افغانستان کو اپنے قبضہ میں کر لیں یا تمام افغانستان کو ہندوستان کے ساتھ شامل کر لیں +

اور اسیطرح ہمکو یہہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ اب جو یعقوبخان کے ساتھ صلح کیجائیگی کیا یعقوبخان کے ساتھ انگریزونکا جنگ شروع ہے کیونکہ ہمکو کسی خبر سے یہہ معلوم نہیں ہوا کہ فلاں روز یعقوبخان نے انگریزی فوج پر حملہ کیا یا افغانستان کی فوج نے کوئی لڑائی کی + جو کچھ آجتک ہمنے افغانستان کے معاملہ پر لکھا وہ صرف اپنے ہمعصرونکی دیکھا دیکھی سے لکھا اور نیک بھی خبر ہمکو ایسی نہ ملی جس پر ہم اپنا بھی چل جا کر کچھ لکھیں +

ہماری دانست میں بہتر ہوگا کہ یعقوب خانسے صلح ہو جاوے





## اُس عمدہ پیشین گوئی کے بابمیں جو محمدی سلطنت کی ترقی اور وسعت کی وجہ ظاہر کرنیکے لئے دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی ۔اور اِس ثبوت میں کہ اللہ تعالےٰ نے اِسلام کا غلبہ صرف مسیح کی ظاہری کلیسیا کے بدعتی اور ریاکار لوگوں کی سزا میں سخت بلا کے طور سے آنے دیا

پس دانیال نبی روح القدس کی عنایت سے الہام کی نعمت پاکر اُس مقدمہ کے مشہور کرنے کے لئے مقرر ہوا جسکا ہونا خدا نے آخر زمانہ میں ٹھہرایا تھا +

پھر محمدی ناظرین کو دیکھنا چاہیے کہ اگرچہ خداوند انسان کی روحوں کی بابت فتوے دینے کو قیامت تک موقوف رکھتا ہے تو بھی دنیا کے قیام تک سخت بلائیں نازل کرکے قوموں اور گروہوں کی بدیوں کا بدلا لیتا ہے۔ خداوند نے اپنے کلام میں تبلایا ہے کہ وے بلائیں جنگ اور وبا و قحط ہیں اور جلد یا دیر سے قوموں کے گناہوں کے لئے نازل ہوکر خواہ اُنکو عاجز ٹھہرائینگی خواہ اُنکو بالکل نیست اور نابود کرینگی پس اگر خدا دنیا کی بادشاہتوں پر حکمرانی کرکے قوموں کی بدی کے لئے سزا بھیجتا ہے تو یقین ہے کہ مسیح کی ظاہری کلیسیا پر بھی حکمرانی کرتا ہے۔ اِسکے سوا جیسا دنیا میں ہے ویسا ہی ظاہری کلیسیا میں بھی ہوتا ہے یعنے خدا ریاکاریوں اور جھگڑوں کے سبب بلکہ انجیل کی حقیقی اور صحیح تعلیم سے تھوڑا بہت برگشتہ ہونے کے لئے اپنی سخت بلاؤں کو بھیجتا ہے۔ اِسلئے غیب دان خدا نے پیشین بینی کی راہ سے یہہ بات جان کر کہ مسیح کے زمانہ کے بعد چھٹویں صدی کے آخر میں مسیح کی ظاہری کلیسیا میں ریاکاریاں اور بدعت اور گمراہی بہت پھیلیگی ۱۱۵۰ برس پہلے دانیال کو اپنا نبی مقرر کرکے اہل جہان کو بھیجا کہ میں اِن بدعتی لوگوں پر کیسی سخت بلا آنے دونگا۔ یہہ بلا خدا کی دوسری بلاؤنکی مانند جبکہ وہ مُدت تک گستاخی کے ساتھ چھیڑا گیا ہے نہایت سخت بلکہ طول طویل ہونا تھا۔ اُسکے وسیلہ مسیح کی ظاہری کلیسیا کا ویران ہونا اور ظلم سہنا بلکہ اکثر مقاموں میں اُسکا نیست و نابود کیا جانا واقع ہونا تھا۔ اُسکے وسیلہ ظاہری مسیحیوں کو دو مختلف واسطوں سے تباہ ہونا تھا ایک تو صلح سے دوسرے تلوار سے۔ اُسکے وسیلہ بھی کلیسیا کے شہزادہ کو بیعزت کیا جانا بلکہ اُسکی پرستش دنیا کے اکثر مقاموں میں موقوف ہونا تھا۔ پس یہاں کیسی خوفناک بلا موجود تھی۔ مسیحی کلیسیا میں ریاکاری کے پھیلنے کے سبب کیسی سخت سزا مقرر ہوئی۔ اگر ناظرین پوچھیں کہ وہ بلا کیا تھی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اسلام تھا۔ بیشک مذہب اسلام جسپر اتنا فخر کیا جاتا ہے صرف خوفناک بلا ہے جسکو خداوند نے مسیح کی ظاہری کلیسیا میں گناہوں کے سبب آنے دیا اور مقرر وقت میں اُسکو نیست و نابود کردیگا سو محمدی ناظرین کو ماننا بہت مُشکل ہوگا۔ لیکن اگرچہ یہہ بات محمدیونکو ماننا مشکل ہو تو بھی بالکل صحیح ہے چنانچہ وے نیچے کی پیشین گوئی کو ہوشیاری سے جانچ کر قایل ہوسکتے ہیں +

عجیب مقدمہ جو ہم یہاں اپنے ناظرین کے روبرو پیش کیا چاہتے ہیں سو رویا کے وسیلہ دانیال نبی پر کُھلا۔ لیکن دانیال کی عقل اُسکی تعبیر کے لئے کافی نہ تھی اِسلئے جبرئیل فرشتہ کو حکم ہوا کہ جاکر اُسکو تفصیلوار بیان کرے۔ اِسلئے یہہ پیشین گوئی صرف یہی نہیں کہ توارت کے صفحوں میں فقط خدا کے الہام سے لکھی گئی ہے بلکہ یہہ فضیلت بھی رکھتی ہے کہ اُسکے ساتھ الٰہی تعبیر بھی موجود ہے۔ اِس سبب سے ہمنے مناسب جانا کہ پہلے اُس رویا کو اُسکی تعبیر کے ساتھ لفظ بلفظ لکھیں تاکہ ناظرین اُسے دیکھ کر اُسکے آیندہ بیان کے لئے مستعد ہوویں۔ چنانچہ کتاب دانیال کے باب ۸ کے شروع میں اِس طور لکھا ہے +

## دانیال نبی کا رویا

بلشضر بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے سال میں مجھے ہاں مجھ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اُسکے جو شروع میں مجھے نظر آیا تھا۔ اور میںنے رویا میں دیکھا اور جس وقت میںنے دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ میں سوسن کے قصر میں تھا جو صوبہ عیلام میں ہے پھر میںنے رویا میں دیکھا کہ میں اولائی کی ندی کے کنارہ پر ہوں۔ تب میںنے آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وے دو سینگ اُونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے سے پیچھے اُٹھا۔ میںنے اُس مینڈھے کو دیکھا کہ پچھم اور اُتر اور دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اُسکے سامھنے کھڑا نہو سکا نہ کوئی اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا اور بڑا ہوگیا اور میں اِس سوچ میں تھا کہ دیکھ ایک بکرا پچھم کیطرف سے تمام روئے زمین پر آیا بلکہ زمین کو بھی نہ چھوا اور اُس بکرے کی دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ ایک عجیب طرحکا سینگ تھا۔ اور وہ اُس دو سینگ والے مینڈھے کے پاس جسے میںنے ندی کے سامھنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اُسپر دوڑ گیا۔ اور میںنے اُسے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پہنچا اور اُسکا غضب اُسپر بھڑکا اور مینڈھے کو مارا اور اُسکے دونوں سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اُسکا سامھنا کرے سو اُسنے اُسے زمین پر پٹک دیا اور اُسے کُندلا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ اور وہ بکرا نہایت بزرگ ہوا اور جب وہ پُرزور ہوا تب اُسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اُسکی جگہہ نادر چار سینگ آسمان کی

چار ہواؤں کی طرف نکلے + (آیت ۸)

# منقولات

## بقیہ سکندر کی موت

اگرچہ سکندر کی بہت جوروئیں تھیں لیکن اُن میں سے کسی کے بیٹا نہ تھا اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اُسنے وارث مقرر کرنے سے انکار کیا تھا۔ سچ ہے کہ اُسکے انتقال کے تھوڑے دنوں بعد اُسکی جورو مسمات رکسانا سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور جب وہ بالغ ہوا تھا تو سکندر کا جانشین کہا جاتا تھا لیکن بیچ میں ایک ایسا حاکم چاہئے تھا جسکی تابعداری ہر کوئی کرتا۔ چنانچہ عرے دوس نامے سکندر کے ایک رشتےدار کو یہہ عہدہ دیا گیا لیکن اسکی تقرری صرف ایک بہانا تھا کیونکہ اُس میں نہ دانائی نہ بہادری تھی جسکے سبب سے اُسکی حکومت مانی جاتی اور سرداروں نے اسواسطے اسکو پسند کیا کہ جب ایسا کمزور شخص حاکم ہوگا تو ہم اپنی مرضی پوری کرینگے سو وہ صرف نام کا بادشاہ تھا۔ اور جیوں جیوں سکندر کی موت کی خبر دور ملکوں میں پہنچتی تھی ووں ووں اُس سے مختلف تاثیریں پیدا ہوتی تھیں چنانچہ کوئی روتا اور کوئی ہنستا تھا جو لوگ اسکی عالی ہمتی اور بہادری اور اُسکی حیرت انگیز فتوحات سے واقف تھے لیکن اُن فتوحات سے آپ مصیبت میں نہیں پڑے تھے وہ سکندر کی بڑی تعریف کرنے اور اسکے مرنے سے بہت رنج میں تھے۔ لیکن جن لوگوں کا مال و اسباب سکندر کی فوجوں نے لوٹا تھا یا جنکے رشتےدار اسکی لڑائی میں مارے گئے تھے وہ اُسکی موت کے سبب فخر کر کے کہتے تھے کہ واہ واہ جسکی زندگی تمام دنیا کے لئے آفت تھی سو اب خدا نے ہمپر رحم کر کے اُسکا فیصلہ کر دیا +

اگرچہ چاہئے تھا کہ دارا کی ماں سسی گامبس بھی اُن کی خوشی میں شریک ہوتی جو سکندر کی موت پر خوشی کر رہی تھی کیونکہ اُسکے ہاتھ سے اُسکا بیٹا ہلاک اور اُسکا وطن مغلوب ہوا تھا اور وہ خود اُس فتحمند کے ہاتھ میں قید تھی۔ لیکن تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ برخلاف اِسکے وہ سکندر کے مرنے سے بہت مغموم ہوئی اور اسکی وجہ یہہ تھی کہ سکندر نے اگرچہ دارا کے ساتھ دشمنوں کا سلوک کیا تھا لیکن اسکی ماں پر بہت مہربان تھا۔ اُسنے اُسکے ساتھ بڑی رحم دلی کا سلوک کیا اور اُسکو شاہانہ عزت دی اور جو کچھ وہ چاہتی سو اسکو دیتا اور ہر طرح سے اسکی آرام اور خوشی کا سامان موجود کر دیتا تھا۔ چنانچہ وہ سکندر کو اپنا بیٹا کر کے مانتی اور وہ اُسکو ماں کی جگہہ پر جانتا تھا اور اُسکے مرنے کے بعد وہ یہہ سوچنے لگی کہ اب دنیا میں کوئی میرا محافظ نہیں ہے اور سچ تو یہہ ہے کہ اُسکی تمام زندگی تکلیف میں گزری چنانچہ وہ اس صدمے کی برداشت نکر سکی بلکہ روز بروز مرجھائی جاتی تھی۔ وہ بڑی بےآرامی سے ادھر اُدھر ماری ماری پھرتی تھی۔ اُسکو بھوکھ نلگتی تھی اور جب اُسکے دوست اور رشتےدار بہت ہٹ کر کے کھلایا چاہتے تھے تو برابر انکار کرتی تھی آخر اسی طرح بہت کمزور ہوتی ہوتی مرگئی +

لیکن شہر اتھینی میں اِس کے برعکس بڑی خوشی وخرمی ہونے لگی۔ جہاں کہیں لوگ سڑکوں اور بازاروں میں آپسمیں ملتے تو بڑی شادمانی سے پکارتے کہ اجی سکندر مر گیا وہ ظالم مر گیا۔ نہ صرف اتھینی بلکہ یونان کے جنوبی اطراف کے شہر بھی سکندر کی حکومت کو ناپسند کرتے تھے لیکن مجبوری سے اُسکے تابعدار ہوئے تھے۔ پس جب اُس سے رہائی پانیکا موقع ملا تو نہایت خوش ہوئے یہہ قومیں سکندر کے باپ فیلیپ کا مقابلہ کر نیوالی تھیں اور اُسکے بعد سکندر کی بھی مخالف رہیں مگر جب سکندر نے شہر تھیبس کا بہت ہولناک طور پر انتقام لیا تو یہہ لوگ بہ لاچاری اُسکے تابعدار ہوئے لیکن دل میں ناخوش اور بہت ہی ناراض رہے۔ اُنہوں نے دماس تھانیس نامے ایک مشہور خوش تقریر شخص کو جو خاصکر مقدونیوں کی مخالفت کو اپنی لطیفہ گوئی سے بڑھاتا تھا جلاوطن کر دیا تھا۔ ظاہری طور پر اُنہوں نے سکندر سے بغاوت نہ کی لیکن اُن کے دلوں میں عداوت بنی رہی اور جسوقت سکندر کا خوف نہ رہیگا تو وہ ظاہر ہو گئی۔ پہلے جب یہہ افواہ وہاں پہنچی کہ سکندر بابل میں مر گیا تو تمام شہر میں بڑا بلڑ مچا اور شہر کے سب رئیس جمع ہوئے بعضوں کی یہہ صلاح ہوئی کہ اب بغاوت کر کے خودسری کا بندوبست کریں اور فوراً مقدونیوں سے لڑائی شروع کر دیں لیکن اُن میں کئی بوڑھے صلاح کار جو ہوشیار اور تجربہ کار تھے اُنہوں نے یہہ صلاح دی کہ ابھی جلدی نہ کرنا چاہئے شاید کہ افواہ جھوٹھ نکلے تو سکندر اِس بغاوت کا بڑا سخت انتقام لیگا ابھی بےصبری نہ کرو جلدی کرنا ضرور نہیں ہے اگر سکندر آج مر گیا ہے تو کل اور پرسوں بھی مردہ رہیگا اور ہمکو درستی اور دانائی سے بندوبست کرنے کی فرصت ملیگی۔ اگرچہ یہہ صلاح مناسب تھی تو بھی لوگ اُسکے ماننے پر راضی نہ ہوئے بلکہ سب جنگ کرنے پر مستعد ہو گئے اور کئی اور قوموں میں ایلچی بھیجکے اُنسے سکندر کے برخلاف عہد باندھا اور دیماس تانس کو پھر اپنے وطن میں بلا لیا اور اپنی آزادی کے واسطے ہر طرح کے جنگی سامان کثرت سے جمع کئے +

# مراسلات

## تقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہی

پیشنگویوں کو سلسلہ وار سوچنے سے اُنکا مقصد اور درجہ بخوبی سمجھ میں آتا ہی مگر پیشنگویوں پر لحاظ کرتے وقت یہہ ضرور ہی کہ بیل کی سچائی فرض کیجاوے۔ یعنے اگر یہہ پیشنگویاں خدا کی طرف سے ہیں تو اُنسے اسکی پیش بینی اور حکمت کسطرح ثابت ہوتی ہی البتہ اِس بیان میں بھی الہام کی دلیلیں کہیں کہیں ملنگی لیکن اسکا مفصل بیان انشا اللہ پیچھے کرینگے پہلی پیشنگوئی پیدایش ۳ باب ۱۵ آیت میں ہی اسکا صاف مطلب تو یہہ ہی کہ شیطان جو انسان پر غالب آیا ہی اُسکا غلبہ دائمی نہیں یعنے انسان اُسپر پھر غالب آویگا۔ قابل لحاظ یہہ ہی کہ حضرت آدم ہنوز فردوس میں تھے کہ یہہ پیشنگوئی کی گئی تاکہ اُسکو گویا اپنے ہاتھ میں لیکر فردوس سے باہر نکل جاویں۔ یہہ پیشنگوئی سب پیشنگویوں کا اصل چشمہ ہی۔ اور اِس چشمہ سے ہمکو معلوم ہو سکتا ہی کہ خدا کی سب پیشنگویونکا کیا مقصد ہوگا +

پیشنگویوں میں اگرچہ اور باتوں کا بھی ذکر ہو تاہم بھی اُن سب کا یہہ خاص مطلب ہوگا کیونکہ انسان کے چھٹکارے سے بڑا پیشنگوئی کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہی۔ اور چونکہ دیندار کے لئے اُمید ضروری ہی اسلئے یہہ پیشنگوئی پہلے پہل کی گئی تاکہ انسان مایوس ہوکر شیطان کے پنجہ میں نہ پڑا رہے۔ دوسری پیشنگوئی طوفان کی ہی اِس پیشنگوئی کے ساتھ مثیں کُنی بھی تھی یعنے کشتی کا بنایا جانا۔ اِس پیشنگوئی سے دو مقصد پورے ہوئے یعنے راستبازوں کے ایمان کا قیام اور بے ایمانوں کا بے عذر رہنا تیسری پیشنگوئی طوفان کے بعد کی گئی وہ ظاہری نعمتوں کی پیشنگوئی تھی۔ جن ظاہری نعمتوں کا وعدہ حضرت آدم سے کیا گیا تھا اب وہی وعدہ نوح سے بھی کیا جاتا ہی اور ماسوا اسکے یہہ بھی کہ پھر طوفان نہیں آویگا۔ اسوقت اسیطرح کی پیشین گویاں بالکل ضرور تھیں کیونکہ جو لوگ طوفان سے بچ نکلے ہونگے جب اُنہوں نے دیکھا ہوگا کہ سب لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو کیسے ڈرتے ہونگے کہ مبادا پھر ویسا طوفان نہ آجاوے اور ہم سب نجبہ موت میں گرفتار نہ ہوویں۔ اور اُسوقت طوفان کا آنا جیساکہ خلاف عقل معلوم ہوتا تھا اسکے بعد طوفان کا پھر آنا عقل کے برخلاف معلوم ہوتا ہوگا اور اگرچہ اُسوقت صرف ظاہری نعمتوں کا وعدہ ہوا تھا تو بھی اُسکے پورے ہونے سے اِس اصلی وعدہ کے پورے ہونے کی ایک قوی دلیل نکلتی تھی غرض انسان کا زمین پر بحال کرنا گویا دینداری کا بھی بحال کرنا تھا اور اِس میں نہ صرف خدا کی مہربانی معلوم ہوتی ہی بلکہ حکمت بھی بعد ازاں پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بلاہٹ سے لیکر پیشنگویاں کثرت سے کی گئیں +

حضرت ابراہیم سے جو وعدے کئے گئے اُن سب کے خاص دو مضمون ہیں۔ ایک یہہ کہ اُسکی اولاد کنعان کی وارث ہوگی دوم یہہ کہ اُس سے اور اُسکی اولاد سے زمین کے سب گھرانے برکت پاوینگے اُسوقت سے دو قسم کی پیشنگویاں ہوتی آئیں ہیں۔ اُن میں سے پہلا وعدہ موسوی عہد کا گویا تخم تھا۔ اور نہ صرف موسوی عہد کا بلکہ اُن سب پیشنگویونکا جو اُس عہد سے کچھ علاقہ رکھتی تھیں دوسرا وعدہ اصلی پیشنگوئی کا زیادہ ظہور ہی کیونکہ اُسمیں یہہ بات ظاہر کی گئی ہی کہ نجات موعودہ عورت کے کسی حصہ سے ہوگی +

حضرت ابراہیم کے وقت سب پر ظاہر تھا کہ شیطان کا سر نہیں کچلا گیا اور طوفان سے بھی وہ نتیجہ مطلق نہیں نکلا بلکہ خدا نے خاص اُسوقت کہا کہ آدمی کے دل کے خیال محض بُرے ہیں پس ضرور ہی کہ جس برکت کا وعدہ ابراہیم خلیل اللہ سے کیا گیا وہ اِس نجات سے متعلق سمجھا گیا ہو۔ چوتھی خاص پیشنگوئی حضرت ابراہیم سے کی گئی۔ یعنے یہہ کہ کنعان تیری اولاد کو میراث میں دیا جاویگا اور تیری اولاد سے ساری قومیں برکت پاوینگی اسکے ساتھ خدا نے محض وعدہ نہیں کیا بلکہ عہد بھی باندھا۔ باقی آیندہ

---

# اخبارات تار برقی

**پشاور** ۲۰ اپریل۔ کنمپ سفید سنگ گندمک سے ۲۰ اپریل کی شام کو بختیار خان ہمارا قاصد جو سب سے اخیر مرتبہ یعقوب خان کے پاس روانہ کیا گیا تھا پھر کیوگناری کے پاس واپس آیا۔ معتبر سند پر معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات طے ہوگئی ہی کہ ایک سفارت جسکے ہمراہ پانصد سے زیادہ فوج نہ ہو جسمیں خاصکر پلٹن گائیڈز اور ۲۰ رجمنٹ گورکھا کے سپاہی شامل ہوں کابل کو جاوے۔ مگر معلوم ہوتا ہی کہ یعقوب خان مشکلات پیدا کرتا ہی اور سفارت کی روانگی میں پیچ ڈالتا ہی۔ ظن غالب ہی کہ وہ دورنگی کے ساتھ ایک داؤ کھیل رہا ہی یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ ہمنے انگریزی کو بل کو واپس چلا آنا قبول کر لیا ہی۔ اور یہہ مقام سرحد کی لین ہوگا +

مہمندوں کے ایک گروہ کثیر نے آج صبح کو لال پورہ کے قریب دریا کو عبور کیا اور ڈھاکہ پر حملہ کرنے کی دھمکی دی مہرواڑہ لائٹ پلٹن کے چند سپاہی اُنکے مقابلہ کیواسطے روانہ کئے گئے۔ اور سخت لڑائی شروع ہوئی بہت سے سپاہی مہرواڑہ مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ بعدہ امداد بھیجی گئی اور زیادہ تفصیل معلوم نہیں ہوئی +

یہاں [illegible]اب وہوا نہایت عمدہ ہی اور فوج بخوبی تندرست ہی

جلال آباد و پشاور اور ڈھاکہ میں گرمی نہایت سخت ہے۔ اور یہہ اندیشہ ہے کہ یورپین لوگوں کو نہایت تکلیف ہوگی +

**شملہ** ۲۹ اپریل۔ میجر جنرل سر ہنری ڈیلی۔ اے۔ سی۔ بی بہت جلد شملہ پر آنے والے ہیں اور چند روز تک وہاں قیام کرینگے +

**بمبئی** ۲۹ اپریل۔ اخبار ٹائمس آف انڈیا کے ایڈیٹر کا رسپانڈنٹ کی ایک تار برقی مورخہ ۱۸ اپریل میں جو خاکوان سے براہ قندھار آئی ہے اُسمیں یہہ بیان کیا گیا ہے کہ امیر شیر علی کا انتقال اُسوقت ہوگیا تھا جبکہ ابتدا میں اُسکے مرنے کی خبر مشتہر ہوئی تھیں۔ مگر یعقوب خان نے ملکی وجوہات سے اسکو پوشیدہ رکھا اور اسطرح پر چپ چاپ تخت پر بیٹھگیا + کارسپانڈنٹ مذکور وعدہ کرتا ہے کہ وہ مفصل حال لکھکر روانہ کریگا +

**شملہ** ۲۹ اپریل۔ عبداللہ جان کی ماں شیر علیخان متوفی کی بیوہ مزار شریف سے کابل کو واپس آگئی ہے +

**قندھار** ۳۰ اپریل۔ لفٹنٹ لینڈ زم متعلقہ رایل آرٹلیری نے کل مرض بخار میں انتقال کیا۔ زمیدا ور کے غلزیوں نے جنہوں نے ۲۷ فروری کو جنرل بٹلف کے عقب کی گارد پر حملہ کیا تھا خود اطاعت قبول کرلی ہے اور اُنکے سر گروہ کل قندھار میں پہونچ جاوینگے۔ یہاں ہر ایک طرح امن ہے موسم اتنک سرد ہے۔ بہت سی فوج اب امن کے ساتھ مکانوں میں رہتی ہے +

**صوفیہ** ۲۹ اپریل۔ تخت بلگیریہ کے واسطے پرنس بانبرگ صاحب منتخب ہوئے ہیں +

**لنڈن** ۲۹ اپریل۔ سر گارنٹ ولزلی صاحب فوجی کمیشن پر کام کرنیکے واسطے ماہ مئی میں انگلستان میں رہجاینگے کیپ ٹون کی سب سے بعد کی خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ ایلو کی فوج دریائے تکلیا پر پہنچ گئی لارڈ چلیمسفورڈ صاحب اور صاحبان شاف دربان کو جارہے تھے خبر ہے کہ ایکوی پر سپاہ زولو نے قبضہ کرلیا ہے اور کاجیوایو بادشاہ امورولو سے اسود کی اُسطرف چلا گیا ہے۔ یہہ جو خبر اُڑی تھی کہ بوار لوگ سر بارٹل فریر صاحب کو روک رکھنا چاہتے ہیں بالکل بے بنیاد ہے +

**بمبئی** ۳۰ اپریل۔ فنلی سکاٹ اینڈ کمپنی دوکان کے قرضخواہان کی کل ایک کمیٹی ہوئی مگر کوئی رزولیوشن تجویز نہیں ہوا۔ پرائویٹ انتظام کی تجویز درپیش ہوئی لیکن ایک قرضخواہ نے بڑے زور کے ساتھ مخالفت کی اور اصرار کیا کہ دوکان مذکور کا دیوالہ ہونا چاہئے +

**شملہ** ۳۰ اپریل۔ سرحدی خبریں اس امر میں متفق ہیں کہ کابل میں یعقوب خان کے حالات بہت خراب ہیں۔ سپاہیوں نے گلی کوچوں میں لوٹ مچا رکھی ہے اور کوئی سُننے والا نہیں ہے۔ صرف تنخواہ میں رسد وغیرہ جمع ہوئی تھی مگر بہت تھوڑی اور اسکا ملنا بھی اب بند ہوگیا ہے۔ درہ ہائے غلزی کو قبضہ میں رکھنے کی کوئی تیاریاں نظر نہیں آتیں۔ یعقوب خان کے ارادوں اور اقوام افغانی کی کارروائی کی خبریں جو بسیدکوار ٹر کی چھاونی میں برابر آجاتی ہیں وہ ہر وقت بدلتی رہتی ہیں۔ کابل کی باڈی گارڈ کو جو مسلح بنادق سائینڈر ہے راضی کرنیکے واسطے ایکماہ کی تنخواہ تقسیم ہوئی ہے۔ بیشمار سپاہی اور افسر کابل کی فوج سے بھاگ گئے ہیں۔ ترکستان کی سپاہ نے امیر متوفی کے خزانہ کو لوٹنا چاہا تھا مگر ۶ ماہ کی تنخواہ دیکر اُنکی آتش غضب کو فرو کیا گیا +

کابل میں خبر آئی ہے کہ بدخشان میں مفسدی ہو رہے ہیں اور اب سنگین ہوتے جاتے ہیں +

**لنڈن** یکم مئی۔ لارڈ سالسبری صاحب نے فرقہ کنزرویٹو کے ایک جلسہ میں فرمایا کہ ہمکو یقین ہے کہ دول معظمہ یورپ بلا استثنا احدی معاہدہ برلن کے عملدرآمد پر یکے ہیں۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ انگلستان نے امن کی خاطر رعایت کی تھی۔ لیکن اُس سے زیادہ کوئی رعایت نہیں کیجا سکتی + دلیوان خاص میں تجارت آزاد و محفوظ کے باب میں مباحثہ ہوا اور لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے فرمایا کہ یکسانیِ محصول تجارت عکس اصول تجارت آزاد کا ہونا ناممکن ہے +

**لنڈن** یکم مئی۔ جو خبریں کیپ ٹون سے ۱۵ اپریل کی لکھی ہوئی آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اس فوج کا ایک بڑا حصہ جو مدد کے واسطے بھیجی گئی ہے وہاں پہونچ گیا ہے لیکن چند روز تک ملک کے اندر اور آگے بڑھنے کی توقع نہیں معلوم ہوتی۔ نوآبادی کے باشندوں کی ایک فوج نے موئسی لسوٹوں کے سردار کے قلعہ پر حملہ کیا اور اُسپر دھاوا کرکے قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن اُنھیں ناکامیاب ہوئے اور اُنکے ۴۶ آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ سر بارٹل فریر فرقہ بور کے لوگوں کے ساتھ خاطرخواہ طور پر ملاقات کرنے کے بعد مقام پری ٹوریا کو واپس آگئے ہیں۔ لارڈ چلیمسفورڈ دربان میں موجود ہیں +

ہوس آف کامنس میں انڈیا ای اسٹین ہوپنے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ صاحب وائسرائے بہادر نے کپڑے کے محصولات کو بموجب گورنمنٹ کے علم اور کامل منظوری سے معاف کیا تھا۔ ایک اور سوال کے جواب میں صاحب ممدوح نے بیان کیا کہ میں ہندوستان کے قرضہ کی نسبت مباحثہ کے پھر شروع ہونے کے واسطے کوئی تاریخ مقرر نہیں کرسکتا کیونکہ گورنمنٹ اس بحث میں ہندوستان کے محاصل کے تمام معاملہ کو شامل کرنا چاہتی ہے +

**شملہ** ۲ مئی۔ کل کے گزٹ آف انڈیا میں ایک رزولیوشن دربارہ تخفیف اخراجات محکمجات ملکی مشتہر ہوگا جو احکام بنام تمام محکمجات گورنمنٹ ہند و لوکل گورنمنٹ ہائے ہند جاری ہوئے ہیں اُنکا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔ احکام



مصدرہ ماہ نومبر ۱۸۷۹ء کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور حکم ہوا ہے کہ جہانتک ممکن ہو تخفیف کرنی چاہئے۔ اور اسکی ضرورت ہے کہ احکام مذکور کا زیادہ تر تیقن کے ساتھ اعادہ کیا جائے۔ کچھ کم ایک سال بیشتر گورنمنٹ نے خیال کیا تھا کہ اُسنے معمولی سالانہ زر فاضلہ تعداد ای دو ملین بہم پہنچا لیا ہے۔ سنہ میں نقصان مزید عاید ہونے کی وجہہ سے کہ حالت مالیہ کی خرابی کا خاص یہی سبب ہے۔ رقم زر فاضلہ سنہ حال علاوہ جنگ کے کم ہو کر ۱۳۰۰۰۰۰ روپیہ رہگئی جو اُس زر فاضل کی رقم سے گورنمنٹ کو کفالت قحط و دیگر مطالب کے واسطے مطلوب ہے ۱۱۸۰۰۰۰ روپیہ کم ہے۔ گورنمنٹ کا عزم بالجزم ہے کہ مالیات کی حالت قابل اطمنان رکھنے کے واسطے کوئی کوشش یا دقیقہ باقی نہ رکھا جائیگا۔ اول اسبات کی ضرورت ہے کہ جہانتک ممکن ہو اخراجات میں تخفیف کیجائے۔ گذشتہ دس سال میں اخراجات ملکی میں باستثنائے قحط اور مدّ کے جو کسیکے اختیار میں نہیں ہیں ۱۵۰۰۰۰۰ روپیہ کی سالانہ تخفیف کی گئی ہے۔ اب تخفیف مزید کی ضرورت ہے۔ بڑی کوشش ہو رہی ہے کہ سپریم گورنمنٹ کے سنٹرل محکمجات کے اخراجات میں تخفیف کیجائے۔ ہر ایک سررشتہ کو حکم ہوا ہے کہ ماتحت تمام اخراجات کے اچھی طرح سے نظر ثانی کرنی چاہئے۔ بغیر ضرورت واقعی کے محکمجات انتظامی میں کوئی ایسی ترقیات عمل میں نہ آئیں جنمیں خرچ تازہ عاید ہو۔ کوئی جدید محکمہ یا دفتر نہ پیدا کیا جائے۔ کوئی تعمیرات جدید شروع نہ کیجائیں۔ اِس امر کی ضرورت ہے کہ پراونشیل گورنمنٹوں کے ساتھ جو انتظام ہے اُس میں ترمیم کیجائے۔ اِس غرض سے کہ اُنکے مخارجات کو کم کیا جائے۔ اور سپریم گورنمنٹ کی مالیہ کو بہتر کیا جائے اگر ممکن ہو تو تازہ محصولات امپریل یا پراونشیل کے عاید کرنے کی ضرورت کو ٹالا جائے۔ یہہ ہرگز منشا نہیں ہے کہ جو تدبیر کامیابی نمایاں کے ساتھ پراونشیل گورنمنٹوں کی ذمہ داری یا طاقت کو وسعت دینے کیواسطے عمل میں آرہی ہے اُسمیں دست اندازی کیجائے۔ اُس تدبیر کے تحقیقات زیر تجویز میں بہت تسہیل ہوگی۔ بڑی بحث زیر تجویز صیغہ تعمیرات میں ہے۔ کوئی پراونشیل گورنمنٹ یا سررشتہ زیر حکم گورنمنٹ ہند تعمیر جدید شروع نہ کریگی۔ خواہ وہ پہلے سے منظور بھی ہو چکی ہو۔ بغیر اسکے کہ سپریم گورنمنٹ سے احکام خاص حاصل کرے۔ مزید امور تعلقی گورنمنٹ ہند ہر ایک پراونشیل گورنمنٹ کے ساتھ طے کریگی۔ تعمیرات نافعہ سرکاری کے اخراجات میں بڑی بڑی تخفیفیں ہونگی۔ ان احکام میں اخراجات فوجی کا کچھہ ذکر نہیں ہے۔ جنکی نسبت گورنمنٹ مطلع کرتی ہے کہ محدود ترین حدود کے اندر انکو کم کرنا گورنمنٹ کا بڑا ضروری فرض ہے۔ اسیطرح پر کہ سلامتی علاقہ میں کچھہ خلل عاید نہ ہو +

۹ مئی۔ سروس نشین میجر جنرل فرزر صاحب رائل انجنیر سکریٹری سررشتہ تعمیرات سرکاری اور سر جن بیٹسن صاحب اور برگیڈیر جنرل۔ سی۔ جی۔ روز صاحب تقسیم پٹنا ور لپور برگیڈیر جنرل ہے۔ مری صاحب تقسیم ملتان کو عطا ہوئی ہیں +

میجر آر ڈی اسمیوان صاحب پنشن لیکر گوشہ نشین ہوتے ہیں۔ میجر گریفیت بہادر لپور اور کرنل ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمیسری جنرل کو میڈیکل سارٹفکیٹ پر فرلو عطا ہوئی ہے +

بمبئی ۲ مئی۔ کل شام کو یہاں ایک بڑی مجلس جمع ہوئی جس کے جمع ہونے کا یہہ مطلب تھا کہ ایک درخواست ہوس آف کامنس کے پاس باین مراد ارسال کیجاوے کہ روئی کا محصول موقوف نہ کیا جاوے۔ جب یہہ رائے پیش ہوئی تو حاضرین مجلس میں سے کوئی مخالف نہ ہوا بلکہ سب متفق ہوگئے +

**علی خیل** ۲ مئی۔ کل یہاں تمام فوجوں معہ رسالوں دتوپ ہائے وغیرہ کا ملاحظہ کیا گیا۔ اور معلوم ہوا کہ پلٹنوں کے سپاہیوں کی تعداد ۵۰۰۰ ہزار اور ۱۸ توپ ہیں رسالوں اور باقی سپاہیوں کا ملاحظہ نہیں کیا گیا کیونکہ وے وادی کورم میں ہیں۔ بعد ملاحظہ افواج کے ایک دربار کیا گیا جسمیں خلعت اور لونگیاں و نقدی وغیرہ اُن پہاڑی فرقوں کے لوگوں کو دیا گیا جنہوں نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دوستی ظاہر کی ہے۔ اور بعد میں جنرل راٹبسن صاحب بہادر نے ایک تقریر بطرز حاضر دربار کو مخاطب کرکے بیان کی جسکا مطلب یہہ تھا کہ ای سرداران درمیان علاقہ ہذا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ تمہارے درمیان والے پہلے مجکو فریب دیا چاہتے تھے مگر تو بھی میں اب تمکو معاف کرنا چاہتا ہوں بشرطیکہ تم آئندہ کو ہمارے ساتھہ کوئی دغابازی و فریب نکرو اور اپنے علما کی غلط باتوں پر خیال نہ رکھو۔ اور یہہ بھی بیان کیا کہ اب تمہارے ساتھہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ امورات مذہبی میں تمہارے پر کوئی جبر نہ کیا جائیگا۔ اور جبتک انگریز یہاں حکومت کرینگے تمہاری تکلیفوں کو گورنمنٹ نگاہ رکھیگی اور تمکو بچاویگی۔ اور تمہارے مال اور جان کی خبرگیری انگریزوں کے ذمہ ہے تمکو کسیطرح کا نقصان نہیں پہونچیگا +

اور پھر بیان کیا کہ انگریزوں کا ہرگز ارادہ نہیں ہے کہ ہمیشہ کے لئے قندھار و جلال آباد وغیرہ متعلقات میں رہیں +

**لنڈن** ۶ مئی۔ ہنیسلر اور اُرنٹیل دو دخانی جہاز موسوم اسٹریلیا جو کلکتہ سے انگلنڈ کیطرف جا رہا تھا جزیرہ مالٹا

کے پاس ہے ہو چکر اسمیں آگ لگی اگرچہ آگ سے کچھ نقصان نہیں ہوا مگر نیچے کے درجہ میں پانی کے ڈالنے سے بہت نقصان ہوا +

**لنڈن** ۵ مئی۔ ہوس آف لارڈس میں لارڈ سالسبری نے بیان کیا ہے کہ مجھکو یقین ہے کہ یورپ کے تمام سلاطین نے فرانس کے وزیر امور خارجیہ کی اس درخواست کو منظور کیا ہے کہ یونان اور سلطنت روم کے معاملات کو ملکر فیصل کریں۔ ہوس آف کامنس میں سر نارتھکوٹ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلنڈ کی خواہش ہے کہ ملک زولو میں امن اور صلح ہو جاوے اور صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ ایک ہدایت نامہ سر بارٹل فریر کے پاس بھیجا گیا جسمیں لکھا تھا کہ جو کچھ تمکو وہاں کے صوبجات کی آسایش کے کرنے کے لئے منظور ہو کرو مگر انگلنڈ کے طرف سے قبضہ کرنے کے واسطے وہاں پر کچھہ نکرو +

**شملہ** ۸ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مقام واناگری جو سرحد پر ہے کروہاں ہمیشہ کی فوج رہا کریگی اور وہاں پر ایک قلعہ بنایا جایگا +

**یعقوب خان** خبر ہے کہ ۵ مئی کو امیر یعقوب خان انگریزی فوج کی طرف جو مقام گندمک میں مقیم ہے روانہ ہوا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۸ مئی تک وہ گندمک میں داخل ہو جایگا۔ امیر یعقوب خان اپنے بہت سے سرداروں اور محافظوں کے ساتھہ آتا ہے امید کیجاتی ہے کہ اس ملاقات سے صلح کی تجویز ہو جائے +

**پرلیس کمشنر** کی تار خبر سے معلوم ہوا کہ جنرل داؤد شاہ امیر یعقوب خان کے ہمراہ ہے اور شیر علی خان قندھاری امیر یعقوب خان کی غیر حاضری میں امورات سلطنت کو بطور قایم مقامی کرتا رہیگا۔ خبر ہے کہ امیر یعقوب خان نے اپنے خسر یحیی خان کو ترکستان علاقہ افغانستان میں کسی سرکاری کام کے لئے بھیجا ہے۔ کابل میں شہرت ہے کہ یحیی خان صلح کی خواہش رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ جسطور ہو سکے انگریزوں کے ساتھہ صلح کی تجویز کیجاوے +

**کابل** خبر ہے کہ یعقوب خان ۳ مئی کو بتخاک میں داخل ہو گیا +

**ابراہیم**۔ سردار ابراہیم خان کی نسبت پرلیس کمشنر صاحب کی تار برقی خبر دیتی ہے کہ سردار ابراہیم خان امیر شیر علیخان کا بڑا بیٹا فوت ہو گیا +

**گورنر جنرل** کے پاس خبر آئی ہے کہ غلام حیدر خان جنرل افغانستان جو ترکستان میں روانہ کیا گیا تھا وہ صرف اسواسطے گیا تھا کہ وہاں کی فوج کی سرکشی کو نیدکرے اور انکو خوش کرے مگر وہاں کی فوج نے اُسکو بھی بندوق سے ہلاک کر ڈالا +

شاید یحیی خان خسر امیر یعقوب خان اسی باعث سے ترکستان میں گئے ہونگے +

**گندمک** سے خبر آئی ہے کہ کل یعقوب خان تنگ سیاہ کے پاس پہونچ گیا ہے اور اُسکے ساتھہ چند سپاہی اور سوار ہیں اور ابتک یہہ ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ یعقوب خان کس روز گندمک میں انگریزوں کے پاس آئیگا +

خیال کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے روز ۹ مئی کو گندمک میں یعقوبخان داخل ہو جایگا +

اور اب یہہ تجویز ہوئی ہے کہ میجر کیوگنری صاحب اُن کے استقبال کے واسطے کمپ اور سرخاب کے درمیان میں جاوینگے اور وہاں ملینگے +

**لفٹنٹ** گورنر پنجاب آج شام کو لاہور سے شملہ کیطرف روانہ ہونگے اور جمعرات کے روز سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بھی شملہ کی طرف تشریف لیجاینگے +

# لودیانہ

گرمی کا زور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور ساتھہ ساتھہ بیماری بخار کا بھی زور معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ہفتہ حال میں ۶۰ آدمی فوت ہوئے جنمیں سے ۳ آدمی ہیضہ سے مرے +

اس ہفتہ میں جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ کے اجلاس سے جو یہاں ہوتا رہا ایک خونی کو سزا پھانسی کی دیگئی اور چار مجرم جو قتل عمد میں گرفتار تھے اور پہلے رہا بھی ہو گئے تھے مگر پولیس نے دوبارہ انکو گرفتار کیا تھا عدم ثبوت میں پھر بری کئے گئے +



امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا